7653-ساس اور سسر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی

سوال

میں سات برس سے خاوند کے گھر والوں کے ساتھ رہ رہی ہوں، اور اپنے سسر کے ساتھ میں موافقت نہیں کرسکی جس کی بنا پر میں نے خاوند سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم اس فلیٹ سے کہیں اور منتقل ہوجائیں اسے یہ بات بہت ناگوار گزرتی ہے، اور وہ کہتا ہے کہ میں والدین کے بغیر نہیں رہ سکتا، اور میں بھی ساس اور سسر اور دیور کے ساتھ نہیں رہ سکتی توکیا میرا یہ مطالبہ بہت بڑا ہے؟

اور اسلام اس معاملہ میں کیا کہتا ہے مجھے جتنی جلدی ہوسکے جواب ارسال کریں، میں برداشت نہیں کرسکتی، اور یہ چاہتی ہوں کہ خاوند میرے ساتھ ایک سعادت کی زندگی بسر کرسکے۔

پسندیدہ جواب

اول:

پہلی بات تو یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے اقربا ورشتہ دار اجنبی مردوں کو بیوی کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، تو ایک انصاری شخص کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا خاوند کے بھائی (یعنی دیور) کے بارہ میں بتائیں؟

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور تو موت ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4934) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172)۔

لھذا کسی بھی دیور کے ساتھ خلوت جائز نہیں ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اتنے چھوٹے ہوں جن سے کوئی خطرہ نہ ہو اور ان پر کوئی خطرہ ہو۔

دوم:

دوسری بات یہ ہے کہ خاوند پر واجب ہے کہ وہ بیوی کے لیے ایسی رہائش مہیا کرے جو اسے لوگوں کی آنکھوں اور بارش گرمی وسردی وغیرہ سے بچائے، اور وہ اس میں مستقل طریقے سے رہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرتی ہو مثلا ایک کمرہ اور باورچی خانہ اور لیٹرین ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن اگر عقد نکاح کے وقت اگر بیوی نے اس سے بڑی رہائش کی شرط رکھی ہو تو اور بات ہے اور اسے پورا کرنا ضروری ہوگا، اور خاوند کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ بیوی پر لازم کرے کہ وہ اپنے کسی دیور کے ساتھ مل کر کھائے۔

خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق بیوی کے لیے رہائش تیار کرے جو کہ عرف اور معاشرہ کی عادات اور معیار کے مطابق ہو۔

ا- حافظ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

خاوند پر ضروری ہے کہ بیوی کو اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق رہائیش دے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق وہاں رہائش پزیر کرو جہاں خود رہتے ہو}.الطلاق (6) .

ب۔ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

خاوند پر بیوی کے لیے رہائش کا انتظام کرنا واجب ہے ، اس کی دلیل فرمان باری تعالی ہے :

{تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق وہاں رہائش پزیر کرو جہاں خود رہتے ہو}.الطلاق (6) .

توجب مطلقہ یعنی طلاق والی عورت کے لیے رہائیش ثابت ہے تو پھر جو نکاح میں ہے اس کے لیے تو بالاولی واجب ہوگی ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اوران کے ساتھ اچھے اور بہتر انداز میں بودو باش اختیار کرو}. ۔

اور یہ بات معروف ہے کہ اسے رہائش میں رکھا جائے گا ، اور اس لیے بھی کہ وہ رہائش کے بغیر نہیں رہ سکتی تاکہ لوگوں کی نظروں سے اسے چھپایا جاسکے ، اور پھر اس کے ساتھ تصرف کرنے اور اس سے استمتاع کرنے اور مال ومتاع کی حفاظت کے لیے بھی رہائش کی ضرورت ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ۔ اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (237/9) ۔

ج۔کاسانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور اگر خاوند اپنی بیوی کو اس کی سوکن کے ساتھ رکھنا چاہے یا پھر اپنے کسی رشتہ دار مثلا اپنی والدہ ، بہن ، یا دوسری بیوی کی بیٹی اور یا کسی اور رشتہ دار کے ساتھ ، اور بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کردے تو خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اسے علیحدہ گھر میں رکھے ۔

اور اگر اسے وہ کسی بڑے سے گھر میں ان کے ساتھ رکھے جس میں اس کے لیے بالکل علیحدہ انتظام ہو جو اس کے لیے کافی ہو تو پھو وہ علیحدہ مکان کا مطالبہ نہیں کرسکتی ، اس لیے کہ مال ومتاع اور استمتاع کا عدم حصول زائل ہوچکا ہے اور یہ سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے ۔ اھ۔

دیکھیں کتاب : بدائع الصنائع (23/4)۔

د : ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ دونوں بیویوں کو ان کے مرضی کے بغیر ایک ہی گھر میں رہائش پزیر کرے چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی اس لیے کہ ان دونوں پر ضرر ہے کیونکہ دونوں کی آپس میں غیرت اور عداوت ہے ، اور ان دونوں کو ایک ہی گھر میں اٹھا کرنا اس کو مخاصمت کو اور ابھارنا اور زیادہ کرنا ہے ۔

اور پھر یہ بھی ہے کہ جب وہ دونوں میں سے کسی ایک کے پاس رات گزارے گا تو دوسری اس کی کھسر پھسر سنے گی یا پھر اسے دیکھے گی جس سے اس کی غیرت جوش مارے گی اور مخاصمت اور بڑھے گی ، لیکن اگر وہ ایک ہی گھر میں رہنے پر راضی ہوجائیں تو پھر جائز ہے ، کیونکہ یہ ان کا حق ہے اور وہ اسے ترک بھی کرسکتی ہیں ۔ اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (137/8) ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کا یہ مقصد نہیں کہ ایک سے ہم بستری دوسری کے سامنے کی جائے اوریا پھر دوسری سب کچھ سنتی رہے ، بلکہ رحمہ اللہ تعالی کا مقصد تو یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں ان کی رہائش کرنا جائز ہے ، وہ اس طرح کہ ایک ہی گھر میں ہر ایک کی باری پر اس کے پاس جائے جہاں پر اسے دوسری نہ دیکھ رہی ہو ۔

اوراگر گھر میں ہر بیوی کو علیحدہ علیحدہ سونے کا کمرہ اورباورچی خانہ اور بیت الخلاء وغیرہ تیار کردے تو یہ کافی ہے ، اوراسی طرح اگرایک ہی گھر میں ہر ایک کے لیے مستقل فلیٹ یا پھر ایک منزل بنادے یہ بھی کافی ہے ۔

احناف علماء میں سے حصکفی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اوراسی طرح بیوی کے لیے رہائش کا انتظام کرنا واجب ہے جوکہ خاونداور بیوی دونوں کے گھر والوں سے خالی ہو ، اوریہ سب کچھ ان کی حالت کے مطابق ہوگا جس میں کھانا پینا ، اورلباس وغیرہ کا انتظام ہواوراس کا گھر علیحدہ ہونا چاہیے جس میں بیت الخلاء وغیرہ بھی ہونا ضروری ہے اوراس کے لیے ایک باورچی خانہ جوکہ اس کی ضروریات پوری کرسکے ۔ اھ ۔

اورابن عابدین رحمہ اللہ تعالی اس پر تعلیق چڑھاتے ہوئے کہتے ہیں :

کنیف اور مطبخ سے بیت الخلاء اورباورچی خانہ ہے کہ وہ بھی گھر کے اندر ہوں (یعنی اگر کمرہ ہے تو اس میں یہ بھی شامل ہونا ضروری ہے) یا پھر ایسے گھر میں ہوں جہاں پر کوئی اور شریک نہ ہو ۔ اھ

دیکھیں الدرالمختار (3/599–600) ۔

میرا یہ کہنا ہے کہ : کاسانی کے قول " گھر " سے مراد کمرہ پر یہ قول دلالت کرتا ہے کہ اوراگر گھر میں کئی ایک کمرے ہوں تو اس کے لیے وہ ایک کمرہ کو خالی کرے اوراسے بیوی کے لیے علیحدہ گھر بنائے ، ان کا کہنا ہے کہ : بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے گھر کا مطالبہ کرے ۔ اھ

دیکھیں بدائع الصنائع (4/34) ۔

تو اس بنا پر آپ کے خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ آپ کو گھر کے کسی کمرہ میں رہائش پزیر کرے جہاں پر فتنہ اوران بالغ مردوں سے جو آپ پر حرام ہیں کے ساتھ خلوت وغیرہ کا خدشہ نہ ، اورخاوند کے لیے جائز نہیں کہ آپ کو گھر میں باقی دوسرے لوگوں کے کام کرنے پر مجبور کرے ، یا پھر یہ کہے کہ آپ ان کے ساتھ کھائيں پیئيں ۔

اوراگروہ استطاعت رکھتا ہو تو آپ کے لیے علیحدہ رہائش کا انتظام کرے تو یہ آپ کے لیے اچھا اور بہتر ہے ، لیکن اگر آپ کی ساس اور سسر بوڑھے ہیں اوراپنے بیٹے کے محتاج ہیں اوران کی خدمت کرنے والا اس کے علاوہ اور کوئی نہیں اوران کی خدمت وہیں رہ کر کی جاسکتی ہے تو پھر اس پر واجب ہے کہ وہ وہیں رہے ۔

اورآخر میں ہم اپنی مسلمان بہن سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ صبر کریں اوراپنے خاوند کو راضی کرنے والے اعمال میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اوراس کے والدین کی خدمت میں حتی الوسع تعاون کریں حتی کہ اللہ تعالی آسانی پیدا فرمادے ۔

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم .